سوال

(26) ذبح کے احکام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذبح کے احکام

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

خشکی میں رہنے والے جانور کے حلال ہونے کی یہ شرط ہے کہ اسے شرعی طریقے سے ذبح کیا گیا ہو ورنہ مردار متصور ہوگا جو حرام ہے۔ بنا بریں ہر مسلمان کے لیے ذبح کے شرعی احکام سے معرفت ضروری ہے۔

فقہائے کرام نے کہا ہے کہ جانور کا ذبح کرنا یا اسے نحر کرنا یہ ہے کہ اس کی شہ رگ اور کھانے کی نالی کاٹ کر خون بہایا جائے۔ اگر جانور بے قابو ہو تو اسے زخمی کر دیا جائے۔

ذکاۃ کے لغوی معنی ہیں "کسی شے کو مکمل کرنا۔" کیونکہ حیوان کو ذبح کرنے کا مطلب اس کا خون اچھی طرح بہا دینا ہے (حتیٰ کہ اس کی روح نکل جائے) اس لیے اس عمل پر ذکاۃ، یعنی ذبح کا اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِ وَالمُنخَنِقَةُ وَالمَوقوذَةُ وَالمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطيحَةُ وَما أَكَلَ السَّبُعُ إِلّا ما ذَكَّيتُم وَما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَستَقسِموا بِالأَزلامِ ذٰلِكُم فِسقٌ اليَومَ يَئِسَ الَّذينَ كَفَروا مِن دينِكُم فَلا تَخشَوهُم وَاخشَونِ اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلٰمَ دينًا فَمَنِ اضطُرَّ فى مَخمَصَةٍ غَيرَ مُتَجانِفٍ لِإِثمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٣ ... سورة المائدة

"تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہوگئے، خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے"[1]

یعنی جسے تم زندہ پالو پھر اسے ذبح کر کے اس کا مکمل خون بہا دو۔ بعد میں یہ لفظ عام ذبح کے لیے استعمال ہونے لگا، اس کو پہلے سے کوئی چوٹ لگی ہو یا نہ لگی ہو۔

(1)۔ جانور کو ذبح کرنا ضروری (واجب) ہے ورنہ اس کے بغیر اس جانور کا گوشت کھانا حلال نہ ہوگا کیونکہ غیر مذبوح جانور مراد متصور ہوتا ہے۔ اہل علم کا اجماع ہے کہ مردار کا کھانا حرام ہے الا یہ کہ کوئی اضطراری صورت ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ   ٣ ... سورة المائدة

البتہ مچھلی، ٹڈی دل اور ہر وہ جانور جو پانی ہی میں زندگی گزارتا ہے ان کو ذبح کیے بغیر ہی کھانا جائز ہے۔ کیونکہ پانی (سمندر) کا مردار ہوا بھی حلال قرار دیا گیا جیسا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ وَأَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ"

"ہمارے لیے دو قسم کے مردا اور دو قسم کے خون حلال ہیں، دو مردار: مچھلی اور ٹڈی دل ہیں اور دو خون: جگر اور تلی ہیں۔"[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے بارے میں فرمایا:

"هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، اَلْحِلُّ مَيْتَتُهُ"

"اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔"[3]

(2)۔ ذبح کی چار شرائط ہیں جو درج ذیل ہیں:

1۔ ذبح کرنے والا عاقل اور مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو، لہذا مجنون نشے میں مدہوش اور چھوٹے غیر ممیز بچے کا ذبح کردہ جانور حلال نہ ہوگا کیونکہ ان افراد میں عدم عقل کی وجہ سے ذبح کی نیت اور قصد نہیں ہوتا۔۔۔ اسی طرح کافر، بت پرست، مجوسی یا مرتد کا ذبح کردہ جانور حلال نہیں۔ علاوہ ازیں قبر پرست لوگ جو مردوں سے مدد مانگتے ہیں اور قبروں پر نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں، ان کا ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال نہیں کیونکہ یہ لوگ شرک کے مرتکب ہیں جو قبر پرست مشرک امت محمدیہ میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ بھی اہل کتاب کے حکم میں ہیں، لہذا ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ (ع۔و) لیکن کتابی کافر، یعنی یہودی یا نصرانی کا ذبیحہ حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَطَعامُ الَّذينَ أوتُوا الكِتـٰبَ حِلٌّ لَكُم   ٥ ... سورة المائدة

"اور اہل کتاب کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے۔"[4]

اس پر اہل اسلام کا اجماع ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (طَعَامُ) سے مراد ان کے "ذبیحے" ہیں۔[5]

آیت کریمہ سے یہ مفہوم بھی نکلتا ہے کہ غیر کتابی کافر کا ذبیحہ حلال نہیں ہے، اس مسئلے پر اجماع ہے۔

کتابی کافر کا ذبیحہ حلال اور دیگر کفار کا ذبیحہ حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اہل کتاب کا عقیدہ ہے کہ غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ حرام ہے، نیز وہ مردار کو بھی حرام سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے انبیائے کرام کی یہ تعلیم تھی دیگر کفار بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اور مردار کو بھی حلال قرار دیتے ہیں۔

2۔ کارآمد آلے کا ہونا۔ ذبح ہر اس آلے سے درست ہے جس کے دھار سے خون بہہ جائے، خواہ وہ لوہے کا ہو یا پتھر یا کسی اور دھات سے بنا ہو ما سوائے دانت اور ناخن کے کہ ان سے ذبح کرنا جائز نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ فَكُلْ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ"

"جو شے جانور کا خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو تو وہ (ذبح شدہ جانور) کھالو، البتہ وہ شے دانت اور ناخن نہ ہو۔"[6]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ہڈی سے ذبح کرنا، اس لیے ممنوع ہے کہ یا تو وہ نجس ہے یا ذبح کرنے سے مومن جنوں کے لیے نجس ہو جاتی ہے۔"[7]

مکمل حدیث اس طرح ہے:

"أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ"

"(میں تمھیں ان دونوں سے متعلق بیان کرتا ہوں) دانت تو ہڈی ہے اور ناخن (کافر) حبشیوں کی چھری ہے۔"[8]

لہذا دونوں سے ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔[9]

3۔ حلق اور شہ رگ کا کاٹنا، یعنی جانور کے حلق کی رگوں کو کاٹ دینے سے ذبح کا حکم مکمل ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کھانے کی نالی، حلق اور دونوں رگ جان کاٹی جائیں، چار اشیاء میں سے تین کٹنے سے بھی جانور حلال ہوگا، ان تین اشیاء میں حلق شامل ہو یا نہ ہو، حلق کے سوا رگ جان کا کاٹنا زیادہ بہتر ہے اور اس سے خون زیادہ اچھی طرح بہہ جاتا ہے۔"

اونٹ میں مسنون طریقہ "نحر" ہے کہ اس کی گردن اور سینے کے درمیان تیز دھار نیزہ یا برچھی ماری جائے جبکہ دوسرے جانوروں کو ذبح کرنا ہی صحیح ہے۔ جانوروں کو ذبح کرنے کے لیے مذکورہ مقام کا تعین اس وجہ سے ہے کہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں جسم کی تمام رگیں جمع ہوتی ہیں، ان کے کٹ جانے سے تمام جسم کا خون جلدی اور آسانی سے نکل آتا ہے۔ جانور کو جان نکلتے وقت زیادہ تکلیف بھی نہیں ہوتی، لہذا اس کا سارا گوشت بہتر اور عمدہ ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح"

"جب جانور کو ذبح کرو تو اچھا طریقہ اختیار کرو۔"[10]

اگر مذکورہ مقام سے ذبح کرنا ممکن نہ ہو سکے، مثلاً: شکار ہو یا اونٹ ہاتھوں سے نکل گیا ہو یا کوئی جانور کنویں میں گر گیا تو اس کے بدن کے کسی بھی حصے پر زخم لگا کر خون بہا دیا جائے تو وہ ذبیحہ شمار ہوگا جس کا کھانا حلال ہے۔

سیدنا رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ اونٹ بھاگ گیا۔ ایک آدمی نے اسے تیر مار کر زخمی کر دیا جس سے وہ رک گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا"

"جو جانور بھی تم پر غالب آجائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔"[11]

ایسی ہی روایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی منقول ہے۔

کسی جانور کا گلا گھونٹ دیا جائے یا اسے لاٹھی ماری جائے یا بلندی سے گرجائے یا کسی دوسرے جانور نے اسے ٹکر ماردی ہو یا اس کے بدن کا ایک حصہ درندہ کاٹ کر کھا گیا ہو اگر وہ زندہ ہونے کی حالت میں پالیا گیا اور اسے ذبح کیا گیا تو حلال ہے ورنہ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

حُرِّمَت عَلَيكُمُ المَيتَةُ وَالدَّمُ وَلَحمُ الخِنزيرِ وَما أُهِلَّ لِغَيرِ اللَّهِ بِهِ وَالمُنخَنِقَةُ وَالمَوقوذَةُ وَالمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطيحَةُ وَما أَكَلَ السَّبُعُ إِلّا ما ذَكَّيتُم وَما ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَن تَستَقسِموا بِالأَزلٰمِ ذٰلِكُم فِسقٌ اليَومَ يَئِسَ الَّذينَ كَفَروا مِن دينِكُم فَلا تَخشَوهُم وَاخشَونِ اليَومَ أَكمَلتُ لَكُم دينَكُم وَأَتمَمتُ عَلَيكُم نِعمَتى وَرَضيتُ لَكُمُ الإِسلٰمَ دينًا فَمَنِ اضطُرَّ فى مَخمَصَةٍ غَيرَ مُتَجانِفٍ لِإِثمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٣ ... سورة المائدة

"تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہوگئے، خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کردیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کردیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہوجائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے"[12]

4۔ ذبح کرنے والا بوقت ذبح بسم اللہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَلا تَأكُلوا مِمّا لَم يُذكَرِ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ وَإِنَّهُ لَفِسقٌ... ١٢١ ... سورة الانعام

"اور تم ایسے جانوروں کا گوشت مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو کیونکہ یہ (کھانا) یقیناً نافرمانی ہے۔"[13]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا نام ذبیحے کو طیب بنادیتا ہے، ذبح کرنے والے اور ذبیحہ دونوں کے درمیان سے شیطان کو دور کردیتا ہے ورنہ ذبح کرنے والے اور ذبیحہ کے درمیان شیطان کا تعلق قائم ہوجاتا ہے۔ وہ حیوان میں خبث کے اثرات ڈالتا ہے۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جانور کو ذبح کرتے تو ساتھ بسم اللہ بھی پڑھتے۔ آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ نہیں پڑھی گئی تو وہ حلال نہیں، اگرچہ ذبح کرنے والا مسلمان ہی کیوں نہ ہو۔[14]

(3)۔ تسمیہ کے ساتھ تکبیر "اللہ اکبر" کہنا بھی مسنون ہے۔

ذبح کرنے کے درج ذیل آداب ہیں :

1۔ کند آلے سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ وہ نہایت تیز ہوتا کہ جانور کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ، فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ"

"تم میں ہر ایک کو چاہیے کہ (جانور کو ذبح کرتے وقت) چھری تیز رکھے اور ذبیحے کو تکلیف نہ دے۔"[15]

2۔ ذبح کرنے کا آلہ چھری وغیرہ جانور کی آنکھوں کے سامنے تیز کرنا مکروہ ہے کیونکہ حدیث میں ہے :

"أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِّ الشِّفَارِ، وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ چھری کو تیز کیا جائے اور اسے جانوروں سے چھپا کر رکھا جائے۔"[16]

3۔ یہ امر بھی مکروہ ہے کہ جانور کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو۔

4۔ جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے ہی اس کی گردن (منکا) توڑنا یا کھال اتارنا مکروہ ہے۔

(4)۔ مسنون یہ ہے کہ اونٹ کو نحر کے وقت کھڑا کیا جائے اس کا اگلا بایاں پاؤں باندھ دیا جائے۔ گائے یا بکری کو بائیں جانب لٹا کر ذبح کیا جائے۔

شکار کے احکام

"صید" (شکار کرنا) کا مطلب ہے حلال جانور کو شکار کرنا جو طبعی طور پر انسان سے مانوس نہیں ہوتا اور پکڑا نہیں جاتا۔ ایسے جانور کو بھی یعنی شکار کہتے ہیں۔

اگر شکار انسانی ضرورت کے پیش نظر ہو تو بلا کراہت جائز ہے اور اگر ضرورت کی بجائے محض کھیل اور شغل کی خاطر ہو تو مکروہ ہے اور اگر شکار کے سبب لوگوں کے کھیتوں، فصلوں اور اموالکا نقصان ہو تو حرام ہے۔

(1)۔ مذکورہ پہلی صورت میں شکار کرنے کے جواز میں دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذا حَلَلتُم فَاصطادوا ٢ ... سورة المائدة

"ہاں! جب تم احرام اتار ڈالو تو شکار کھیل سکتے ہو۔"[17]

اور ارشاد ہے:

يَسـَٔلونَكَ ماذا أُحِلَّ لَهُم قُل أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبـٰتُ وَما عَلَّمتُم مِنَ الجَوارِحِ مُكَلِّبينَ تُعَلِّمونَهُنَّ مِمّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلوا مِمّا أَمسَكنَ عَلَيكُم وَاذكُرُوا اسمَ اللَّهِ عَلَيهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَريعُ الحِسابِ ٤ ... سورة المائدة

"آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں، اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے پس جس شکار کو وہ تمہارے لئے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھا لو اور اس پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کر لیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے"[18]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ؛ فَكُلْ"

"اگر تم "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑو تو اس کا کیا ہوا شکار کھا لو۔"[19]

(2)۔ جب شکاری کے پاس کتے وغیرہ کے ذریعے سے شکار پہنچتا ہے تو اس کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں:

1۔ جب شکاری کے پاس کتے وغیرہ کے ذریعے سے شکار پہنچتا ہے تو اس کی دو حالتیں ہو سکتی ہیں:

1۔ جب شکار ہاتھ میں آیا تو وہ صحیح سلامت اور زندہ تھا۔ اسے شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے گا۔ محض شکار کرنا کافی نہ ہوگا۔

2۔ اگر شکار کرنے سے جانور مرگیا یا اس میں زندگی کی معمولی سی علامات باقی موجود ہوں تو ایسی صورت میں وہ حلال ہوگا بشرطیکہ اس میں درج ذیل شرائط ہوں:

(3)۔ شکار کرنے والا شخص ذبح کرنے کا اہل ہو کیونکہ شکار کرنے والا ذبح کرنے والے شخص کے حکم میں ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں اہلیت کا ہونا ضروری ہے، یعنی وہ عاقل، مسلمان یا اہل کتاب میں سے ہو، لہذا مجنون اور نشہ میں غرق آدمی کا شکار جائز نہ ہوگا کیونکہ ان میں عقل نہیں، جیسا کہ ان کا ذبح حلال نہیں۔

(4)۔ آلہ کا ہونا، آلہ دو قسم کا ہوسکتا ہے: تیز دھار ہو جو خون بہا دے جس طرح کہ ذبح کرنے کے لیے یہ شرط ہے، البتہ ہڈی اور ناخن نہ ہو۔ شکار کرنے کا آلہ شکار کو چوڑائی کی جانب سے لگنے کے بجائے دھار یا نوک والی جانب سے لگے اور شکار کو زخمی کردے۔ اگر شکار کے لیے آلہ نوک یا دھار والا نہیں ہے۔

مثلاً: پتھر، لاٹھی، جال، لوہے کا ٹکڑا وغیرہ ہو تو شکار کے مرجانے کی صورت میں حلال نہ ہوگا، البتہ بندوق سے چھوڑی ہوئی گولی کے ذریعے سے شکار جائز ہے کیونکہ اس کے لگنے میں اس قدر قوت اور تیزی ہوتی ہے کہ وہ جانور کو تیز دھار آلے سے بڑھ کر پھاڑ دیتی ہے اور خون بہا دیتی ہے۔

شکار کرنے والے جانور یا پرندے، جن کے ذریعے سے شکار کیا جاتا ہے اور انھیں شکار کرنے کی باقاعدہ تربیت دی گئی ہو تو ان کا پکڑا ہوا شکار حلال ہے اگرچہ وہ مر بھی جائے۔ خواہ وہ جانور کچلی سے شکار کرنے والا ہو، جیسے کتا یا پنجے سے شکار کرنے والا ہو، جیسے باز۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَسـَٔلونَكَ ماذا أُحِلَّ لَهُم قُل أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبـٰتُ وَما عَلَّمتُم مِنَ الجَوارِحِ مُكَلِّبينَ تُعَلِّمونَهُنَّ مِمّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلوا مِمّا أَمسَكنَ عَلَيكُم وَاذكُرُوا اسمَ اللَّهِ عَلَيهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَريعُ الحِسابِ ٤ ... سورة المائدة

"آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کچھ حلال ہے؟ آپ کہہ دیجئے کہ تمام پاک چیزیں تمہارے لئے حلال کی گئی ہیں، اور جن شکار کھیلنے والے جانوروں کو تم نے سدھا رکھا ہے یعنی جنہیں تم تھوڑا بہت وہ سکھاتے ہو جس کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے تمہیں دے رکھی ہے پس جس شکار کو وہ تمہارے لئے پکڑ کر روک رکھیں تو تم اس سے کھا لو اور اس پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرلیا کرو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، یقیناً اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے" [20]

شکاری جانور کی تعلیم سے مراد یہ ہے کہ اسے شکار پکڑنے کے آداب سکھائے جائیں، جب اسے شکار کے پیچھے چھوڑا جائے تو وہ اس کے پیچھے بھاگ پڑے اور جب اسے شکار پر ابھارا جائے تو وہ اس کا پیچھا کرے اور جب وہ شکار پکڑ لے تو اپنے مالک کے پاس لے آئے خود نہ کھائے۔

3۔ جانور پر آلہ (تیر، گولی وغیرہ) شکار کی نیت سے چھوڑا جائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ، وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ؛ فَكُلْ"

"اگر تم "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑو تو اس کا کیا ہوا شکار کھا لو۔" [21]

معلوم ہوا کہ جانور کو چھوڑنا ذبح کے قائم مقام ہے، لہذا اس میں نیت ضروری ہے۔ اگر کسی کے ہاتھ سے آلہ گر گیا یا بلاقصد بندوق سے گولی نکل گئی جس سے جانور مرگیا تو وہ حلال نہ ہوگا کیونکہ اس میں نیت شامل نہ تھی۔ اسی طرح اگر کتے نے خود ہی بھاگ کر شکار پکڑا جو مرگیا تو وہ حلال نہ ہوگا کیونکہ مالک نے شکار کی نیت سے نہ خود کتے کو چھوڑا اور نہ "بسم اللہ" پڑھی۔

(اگر کسی نے بہت سے جانور دیکھے اور) ایک جانور کو نشانہ بنا کر گولی چلا دی جس سے مقررہ جانور کے علاوہ اور دوسرے بہت سے جانور مارے گئے تو سبھی حلال ہوں گے کیونکہ اس میں شکار کی نیت تھی۔

4۔ تیر، گولی یا شکاری جانور چھوڑتے وقت "بسم اللہ" پڑھی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلا تَأكُلوا مِمّا لَم يُذكَرِ اسمُ اللَّهِ عَلَيهِ ... ١٢١ ... سورة الانعام

"اور تم ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔" [22]

اور ارشاد ہے :

فَكُلوا مِمّا أَمسَكنَ عَلَيكُم وَاذكُرُوا اسمَ اللَّهِ عَلَيهِ... ٤ ... سورة المائدة

"جس شکار کو وہ تمہارے لیے پکڑ کر روک رکھیں، اس پر اللہ کا نام پڑھو اور اس میں سے کھالو۔" [23]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إِذَا أَرسَلتَ كَلبَكَ المُعَلَّمَ، وَذَكَرتَ اسمَ اللَّهِ عَلَيهِ؛ فَكُلْ"

"اگر تم "بسم اللہ" پڑھ کر اپنا تربیت یافتہ کتا شکار پر چھوڑ دو تو اس کا کیا ہوا شکار کھالو۔" [24]

آیات واحادیث سے یہ مفہوم بھی مترشح ہوتا ہے کہ "بسم اللہ" نہ پڑھنے سے شکار حلال نہ ہو گا۔

مسنون یہ ہے کہ "بسم اللہ" کے ساتھ "اللہ اکبر" کہا جائے جیسا کہ جانور ذبح کرتے وقت کہا جاتا ہے، چنانچہ ایک روایت میں ہے :

"جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانور ذبح کرتے تو "بسم اللہ واللہ اکبر" کہتے تھے۔" [25]

(5)۔ کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں شکار کرنا حرام ہو جاتا ہے جو درج ذیل ہیں :

1۔ احرام باندھنے والے شخص پر حرام ہے کہ وہ خشکی کے کسی جانور کو قتل کرے یا اس کو پکڑے یا شکار کی طرف اشارہ کرے یا راہنمائی کے ذریعے سے تعاون کرے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَقتُلُوا الصَّيدَ وَأَنتُم حُرُمٌ... ٩٥ ... سورة المائدة

"اے ایمان والو! (وحشی) شکار کو قتل مت کرو جب تک کہ تم حالت احرام میں ہو۔" [26]

2۔ اگر محرم نے خود شکار کیا ہو شکار کرنے میں کسی سے تعاون کیا ہو تو اس کے لیے اس کا کھانا حرام ہے۔ اسی طرح وہ محرم بھی نہ کھائے جس کی خاطر شکار کیا گیا ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

وَحُرِّمَ عَلَيكُم صَيدُ البَرِّ ما دُمتُم حُرُمًا... ٩٦ ... سورة المائدة

"اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لیے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں رہو۔" [27]

3۔ اسی طرح حرم میں شکار کرنا بالاجماع حرام ہے، خواہ محرم ہو یا عام آدمی، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا :

هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لأَحَدٍ قَبْلِي , وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلاَّ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ؛ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . لا يُعْضَدُ شَوْكُهُ , وَلا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ , وَلا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلاَّ مَنْ عَرَفَهَا ، وَلا يُخْتَلَى خَلاهُ "

"بے شک اس شہر کو اللہ نے اس دن سے حرمت والا بنایا ہے جس دن سے آسمان وزمین بنائے ہیں اور اس کی یہ حُرمت اللہ کے حرمت عطا کرنے کی وجہ سے ہے جو قیامت تک رہے گی۔۔۔نہ اس کے کانٹے دار درخت کاٹے جائیں، نہ اس کے شکار کو بھگایا جائے۔۔۔اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے۔"[28]

(6)۔بلاوجہ کتا رکھنا حرام ہے الا یہ کہ جس صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہو اور وہ تین امور ہیں :

1۔شکار کے لیے ہو۔

2۔جانوروں کی نگرانی کے لیے ہو۔

3۔یا کھیتوں کی حفاظت کی خاطر ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"مَنِ اتَّخَذَ كَلْباً إِلاَّ كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتُقِصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ"

"جس شخص نے ریوڑ، شکار اور کھیت کے علاوہ کسی اور مقصد کے لیے کتا رکھا اس کا اجر روزانہ ایک قیراط کم ہو گا۔"[29]

بعض لوگ اس وعید کی پرواہ نہیں کرتے اور مذکورہ تین اغراض کے بغیر ہی محض فخر اور کفار کی تقلید کی خاطر کتے رکھتے اور پالتے ہیں۔اس بات کا قطعاً کوئی خیال نہیں ہوتا کہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ان کا اجر دن بدن کم ہو رہا ہے، حالانکہ اگر اسے دنیا کے مال میں سے کوئی معمولی سا نقصان ہو تو اسے برداشت نہیں کرتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے :

"لاتدخل الملائكة بيتا فيه كلب ولا صورة"

"فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویر ہو۔"[30]

ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے رب سے ڈرے اور گناہ کا ارتکاب کر کے خود پر ظلم نہ کرے اور خود کو ایسے کام سے بچائے جو اجر کی کمی کا باعث ہے۔واللہ المستعان۔

---

[1]۔المائدۃ 5/3۔

[2]۔سنن ابن ماجہ الاطعمۃ باب الکبد والطحال حدیث 3314 ومسند احمد 2/97۔

[3]۔سنن ابی داود الطھارۃ باب الوضوء بماء البحر حدیث 83 ومسند احمد 2/361۔

[4]۔المائدۃ 5/5۔

[5]۔صحیح البخاری الذبائح والصید باب ذبائح اھل الکتاب۔۔۔قبل حدیث 5508۔

[6]۔صحیح البخاری الجھاد باب مایکرہ من ذبح الابل والغنم فی المغانم حدیث 3075۔

[7]۔اعلام الموقعین 4/142۔143۔

[8]۔ صحیح البخاری الجھاد باب مایکرہ من ذبح الابل والغنم فی المغانم حدیث 3075۔

[9]۔اعلام الموقعین 4/142،143۔

[10]۔ صحیح مسلم الصید باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ حدیث 1955۔

[11]۔ صحیح البخاری الجھاد باب مایکرہ من ذبح الابل والغنم فی المغانم حدیث 3075 وصحیح مسلم الاضاحی باب جواز الذبح بکل ما انھر الدم۔۔۔حدیث 1968۔

[12]۔المائدۃ 5/3۔

[13]۔الانعام: 6/121۔

[14]۔اعلام الموقعین 2/152۔اگر بھول چوک سے بسم اللہ نہ پڑھی جاسکی تو جانور حلال ہوگا کیونکہ حدیث میں ہے :

"إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَلِي عَنْ أُمَّتِي الْخَطَأَ وَالنِّسيَانَ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ"

"بے شک اللہ تعالیٰ نے میری خاطر میری امت کی خطاء بھول چوک اور جو کام کسی سے زبردستی اور مجبور کرکے کرایا جائے اسے معاف کردیا ہے۔" دیکھئے سنن ابن ماجہ حدیث 2043۔

[15]۔ صحیح مسلم الصید باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحدید الشفرۃ حدیث 1955۔

[16]۔سنن ابن ماجہ الذبائح باب اذا ذبحتم فاحسنوا الذبح حدیث 3172۔ومسند احمد 2/108۔

[17]۔المائدۃ: 5/2۔

[18]۔المائدۃ: 5/4۔

[19]۔ صحیح البخاری الذبائح والصید باب اذا اکل الکلب۔۔۔حدیث 5483۔وصحیح مسلم الصید والذبائح باب بالکلاب المعلمۃ والرمی حدیث 1929۔واللفظ لہ۔

[20]۔المائدۃ 5/4۔

[21]۔ صحیح البخاری الذبائح والصید باب اذا اکل الکلب۔۔۔حدیث 5483 وصحیح مسلم الصید والذبائح باب الصید بالکلاب المعلمۃ والرمی حدیث 1929 واللفظ لہ۔

[22]۔الانعام 6/121۔

[23]۔المائدۃ: 5/4۔

[24]۔ صحیح البخاری الذبائح والصید باب اذا اکل الکلب۔۔۔حدیث 5483 وصحیح مسلم الصید والذبائح باب الصید بالکلاب المعلمۃ والرمی حدیث 1929 واللفظ لہ۔

[25]۔السنن الکبریٰ للبیہقی 9/285 مزید دیکھئے صحیح البخاری الذبائح والصید باب التسمیۃ علی الذبیحۃ ومن ترک متعمداً حدیث 5498 وصحیح مسلم الاضاحی باب استحباب استحسان الضحیۃ حدیث 1966۔

[26]۔المائدۃ 5/95۔

[27]۔المائدۃ 5/96۔

[28]۔ صحیح البخاری الجزیۃ باب اثم الغادر للبر والفاجر حدیث 3189 وصحیح مسلم الحج باب تحریم مکۃ وتحریم صیدھا۔۔۔حدیث 1353۔

[29]۔ صحیح البخاری الحرث والمزارعۃ باب اقتناء الکلب للحرث حدیث 2322۔2323 وصحیح مسلم المساقاۃ باب الامر بقتل الکلاب وبیان نسخہ حدیث (58)۔ 1575۔واللفظ لہ۔

[30]۔ صحیح البخاری بدء الخلق باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسہ حدیث 3322۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہی احکام ومسائل

کھانے کے احکام : جلد 02 : صفحہ 469